

شعبان کی رویت کا خاص خیال رکھیں اور ۲۹ شعبان کو چاند دیکھنے کی پوری کوشش کریں اگر کامیابی ہو جائے تو روزہ شروع کر دیں ورنہ شعبان کے تیس دن پورے کریں متفق علیہ عن ابی ہریرۃ وابن عمر۔ رمضان کے چاند کے سلسلہ میں ایک مسلمان موحد اور ثقہ آدمی کی گواہی کافی ہے۔ غیر مسلم، کافر مشرک، کی گواہی قابل قبول نہیں ابو داؤد الترمذی والنسائی وابن ماجہ والداری عن ابن عباس۔

روزے ختم کرنے اور عید الفطر منانے کیسے دو ثقہ مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔ سنن ابی داؤد۔

اختلاف مطالع کے بارے میں علماء کے درمیان کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ تفصیل کا مقام نہیں اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں اور احتیاط کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کہ زیادہ دور کی رویت قابل قبول نہ مانی جائے اور قرب و جوار کی رویت نیز مشرق کی رویت مغرب والوں کے حق میں قبول کی جائے۔

نیت روزہ

اعمال و عبادات شریعہ میں نیت کو بہت بڑا دخل ہے اس لئے روزہ کی نیت بھی نہایت ضروری ہے جو صبح صادق سے پہلے کر لی جائے۔ (ترمذی)

روزہ کی نیت کیلئے جو الفاظ عربی کے رائج ہیں وہ قطعی بے بنیاد ہیں۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے نیت کرنا خلاف سنت ہے۔

سحری

روزہ کو بحسن و خوبی انجام تک پہنچانے کیلئے سحری ضروری کی جائے مگر اس ڈر سے کہ دن میں بھوک ستائے گی زیادہ نہ کھایا جائے سحری کھا کر لیٹ رہنا مناسب نہیں کیونکہ یہ صحت پر بھی غلط اثر ڈالتا ہے۔ اور نماز فجر بھی چلی جاتی ہے۔ رحمت

عالم ﷺ نے فرمایا ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے میں بس سحری کا فرق ہے سحری کا اصل وقت رات کا آخری حصہ ہے دیر کرنا افضل ہے۔ مسلم عن عمرو بن العاص۔

لیکن اگر کوئی سحری نہ کھاسکے تو روزہ ہرگز نہ چھوڑے۔

مسئلہ:

اگر کوئی آدمی اتفاق سے دیر سے اٹھے اور پانی پی رہا ہو اور اذان ہونے لگے تو پئے بغیر نہ رکھے۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ۔

انطاری

انطاری کرنے میں جلد کرنا چاہئے سورج غروب ہوتے ہیں انطاری ر لینا چاہئے بلا وجہ احتیاط کا بہانہ بنا کر دیر کرنا درست نہیں دیر کرنا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ۔

رحمت عالم ﷺ نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے۔ جب تک انطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ متفق علیہ عن سہل بن سعد۔

تربخشک کھجور سے انطاری کرنا افضل ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو پانی سے انطار کر لے۔ ترمذی، ابو داؤد عن انس۔ پھل وغیرہ سے بھی انطار کرنا بہتر ہے آگ پر پکی ہوئی چیز سے انطار کرنے سے پرہیز کرے زیادہ دیر تک انطار کرتے رہنا کہ نماز باجماعت فوت ہو جائے مناسب نہیں اور نہ ہی بہت جلدی کرنا چاہئے بلکہ اذان اور اقامت کے درمیان ہلکی دو رکعت پڑھنے کی مقدار ٹھہرنا بہتر ہے۔

انطاری کی دعا

رحمت عالم ﷺ انطار کے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت ابو داؤد مرسل عن معاذ بن زھرہ۔

انطاری کے بعد یہ دعا پڑھتے ذہب

الظماء وابتلت العروق ونبت الاجر انشاء اللہ ابو داؤد عن ابن عمر۔

اگر کسی دوسرے کے یہاں انطاری کرے تو انطار کے بعد یہ دعا پڑھے: افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابوار وصلت علیکم الملئکة ابو داؤد عن انس۔

حفاظت روزہ

روزہ کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ اگر روزہ دار اس بات کا خیال نہ رکھے گا تو اس کے روزے کا کوئی خاص فائدہ نہ ہوگا۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص بحالت روزہ قول باطل مثل جھوٹی گواہی، افتراء، بہتان، غیبت، چغلی، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا، افعال محرمہ و مکروہہ وغیرہ کو نہ چھوڑے تو ایسے آدمی کے کھانے پینے کو ترک کرنے کی اللہ کو قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ البخاری عن ابی ہریرۃ۔

یہ کام روزے کی حالت میں

منع ہیں۔

- ۱۔ بلا ضرورت کوئی چیز چبانا۔
- ۲۔ بلا ضرورت کھانے پینے کی چیز چکھنا۔
- ۳۔ جملہ شہوت انگیز امور۔
- ۴۔ بالقصد تھوک وغیرہ جمع کر کے نگلنا۔
- ۵۔ مبالغہ کے ساتھ کلمی وغیرہ کرنا جس سے پانی کے اندر جانے کا اندیشہ ہو۔
- ۶۔ غیبت چغلی جیسی قبیح عادات میں مبتلا رہنا۔
- ۷۔ ذائقہ دار منجن، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پاؤڈر وغیرہ استعمال کرنا۔

ان باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا

ہے۔

- ۱۔ قصد وارادہ کے ساتھ تے کرنا۔
- ۲۔ سورج غروب ہونے سے قبل غروب ہونے کے گمان میں انطار کر لینا۔

۳۔ میاں بیوی کی ہنسی مذاق چھیڑ چھاڑ میں انزال ہو جانا۔

۴۔ حیض یا نفاس کا آ جانا۔ ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور ایک روزہ کی قضا ازم آتی ہے۔

قضا و کفارہ دونوں لازم آتا ہے
۱۔ اگر کوئی ایسی چیز بالقصد کھاپی لی جو غذا یا دوا کا کام دے۔

۲۔ بحالت روزہ بیوی سے جماع کر لیا کفارہ میں ایک غلام آزاد کرنا ہے یا ساٹھ دن کے مسلسل روزہ رکھنا ہے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

ان کاموں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۔ سرمہ لگانا یا آنکھ میں دوا ڈالنا۔

۲۔ سر یا بدن کے کسی ظاہری حصہ پر تیل لگانا۔

۳۔ غسل کرنا۔

۴۔ مسواک کرنا۔

۵۔ خوشبو لگانا یا سونگھنا۔

۶۔ از خود تے ہو جانا۔

۷۔ بھول کر کچھ کھاپی لینا۔

۸۔ اپنا تھوک نکل لینا۔

۹۔ حلق میں گردوغبار یا مچھر کا خود بخود چلا جانا۔

۱۰۔ سوتے میں احتلام کا ہو جانا۔

۱۱۔ بوقت ضرورت انجکشن لگوانا۔

۱۲۔ عورت کیلئے بوقت ضرورت ہانڈی کا نمک چکھ کر تھوک دینا۔

یہ لوگ روزہ چھوڑ سکتے ہیں۔

۱۔ مسافر بحالت سفر شرعی روزہ چھوڑ سکتا ہے۔ اگر رکھ سکے تو رکھ لے۔ متفق علیہ عن عائشہ۔

۲۔ ایسا بیمار جس کو روزہ رکھنا ممکن نہ ہو یا روزہ رکھنے سے بیماری کے بڑھ جانے کا پورا یقین

ہو۔

۳۔ حاملہ عورت جب وہ اپنے یا بچہ کے اوپر بسبب روزہ کے ڈرے۔ ترمذی عن انس بن مالک رجل من بنی عبد اللہ بن کعب۔

۴۔ دودھ پلانے والی ایسی عورت جو بچہ کی صحت یا دودھ سوکھ جانے سے ڈرے۔

۵۔ ایسا بیمار جو بیماری کے بعد بسبب کمزوری بیماری کے عود آنے کا غالب گمان رکھتا ہو۔

۶۔ اسی طرح حیض و نفاس والی عورت روزہ نہ رکھے ان تمام لوگوں کو رمضان کے بعد قضا لازم ہے۔

۷۔ اگر کوئی بوڑھا مرد یا بوڑھی عورت بسبب نقاہت روزہ نہ رکھ سکے اور نقاہت کے زائل ہونے کی امید بھی نہ ہو تو ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ (قرآن)

روزہ رکھ کر توڑ دینا مندرجہ ذیل حالتوں میں جائز ہے۔

۱۔ اچانک کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جائے کہ روزہ نہ توڑنے میں جان جانے کا خطرہ ہو متفق علیہ عن جابر۔

۲۔ ایسی سخت بھوک و پیاس لگی ہو کہ موت واقع ہونے کا خطرہ ہو۔

۳۔ کوئی جانور کاٹ لے یا زخم لگ جائے جس میں فوراً دوا پینا ضروری ہو۔

۴۔ حاملہ عورت کو کسی سبب سے اپنی یا بچہ کی جان کا یقینی خطرہ لاحق ہو۔

۵۔ کسی سخت محنت کے نتیجے میں پیاس اس حد تک بڑھی کہ جان پر بن آئی۔

میت کے ذمہ روزہ کی قضا

اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ عذر شرعی کے بناء پر اس کے رمضان کے روزے قضا ہو گئے پھر رمضان کے بعد اس کا عذر زائل ہو گیا اس لائق ہو گیا کہ قضا

کر سکے پھر قضا نہ کی اور وفات پا گیا تو اس آدمی کی جانب سے اس کا ولی قضا کرے۔ ابو داؤد عن عائشہ۔

تراویح

جس کو قیام اللیل قیام رمضان وغیرہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وقت عشاء کے بعد سے لے کر سحری کے وقت تک ہے یہ نماز باجماعت اور تنہا سب طرح ادا کی جا سکتی ہے۔ محققین کے نزدیک رات کے آخری حصہ میں اگر قرآن یاد ہو تو تنہا پڑھنا زیادہ افضل ہے۔

تراویح کی مسنون تعداد

تراویح کی مسنون تعداد مع وتر گیارہ رکعت ہے۔ بیس رکعت والی روایت بالاتفاق ضعیف ہے کسی امر کا عام رواج پڑ جانا الگ بات ہے اور نبی ﷺ سے ثابت ہونا بالکل الگ بات ہے اس امر کو حنفی علماء نے بھی تسلیم کیا ہے۔

شب قدر

شب قدر بڑی فضیلت والی رات ہے ایک رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت کے برابر ہے۔ یہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ ان راتوں میں کثرت سے عبادت الہی، نماز، دعا، اور تلاوت قرآن کی شکل میں کرنا چاہئے۔ رحمت عالم ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو اس رات پڑھنے کیلئے یہ دعا سکھائی۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی احمد ترمذی ابن ماجہ عن عائشہ۔

اعتکاف

عبادت کی نیت سے مسجد کے کسی گوشہ میں بیٹھ جانا اعتکاف کہلاتا ہے۔ یہ سنت موکدہ ہے۔ رحمت عالم ﷺ اپنی ساری زندگی اعتکاف کرتے رہے آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا متفق علیہ عن عائشہ۔ جو اعتکاف آخری عشرہ میں ہوتا ہے۔ جو

کرنا چاہے وہ بیسویں رمضان کو دن کے آخری حصہ میں سورج غروب ہونے سے پہلے اپنی مخصوص جگہ میں چلا جائے عورتیں بھی اپنے شوہروں کی اجازت سے اعتکاف کر سکتی ہیں۔

اعتکاف کیلئے ضروری ہدائیتیں۔

- ۱۔ اعتکاف کرنے والے کو زیادہ عبادت کرنا چاہئے گوشہ میں بیٹھ کر غیر دینی کتابیں پڑھنا یا ہر دم سوتے رہنا قطعاً مناسب نہیں محکف کو
- ۱۔ بیمار کی عبادت کرنا۔
- ۲۔ نماز جنازہ میں شرکت کرنا
- ۳۔ بیوی سے بوس دکنار یا جماعت قطعاً ممنوع ہے۔
- ۴۔ بلا ضرورت شدید ہرگز نہ نکلے۔ ابوداؤد عن عائشہ۔

صدقة الفطر

رحمت عالم ﷺ نے فرمایا روزے کے درمیان ہونے والی چھوٹی چھوٹی کوٹاہیوں کی تلافی کی خاطر صدقہ فطر تمہارے اوپر فرض ہے۔ ابوداؤد عن ابن عباس۔ صدقہ فطر گھر کے ہر فرد کی جانب سے ہے۔ مرد، عورت، غلام، آزاد، امیر غریب، کبھی ادا کریں اس کیلئے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں۔ غریب لوگ جن کے پاس دوسروں سے آیا ہوا صدقہ فطر جمع ہو گیا ہو وہ بھی نکالیں۔ (ابوداؤد)

صدقة فطر کی مقدار

کھجور، جو، پنیر، کشمش، انگور وغیرہ سے اگر ادا کیا جائے تو بالاتفاق ایک صاع دیں گیہوں کے بارے میں آدھا صاع کا ثبوت بعض روایتوں سے ملتا ہے لیکن صحیح مرفوع حدیث کوئی نہیں لہذا بہتر یہ ہے کہ اس کا بھی ایک صاع ہی دیا جائے نیز یوں بھی کہ پنیر، کھجور وغیرہ کے مقابلے میں گیہوں ستا ہے صاع کا وزن انگریزی تول سے

دو کلو چھو سو گرام ہے۔ صدقہ فطر میں قیمت دینا مسنون نہیں ہے۔

کب تک دیا جائے۔

اس کا وقت عید گاہ جانے سے پہلے پہلے ہے نماز کے بعد ادا کرنے سے صدقہ فطر ادا نہیں ہوتا۔ بلکہ عام صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔ بخاری عن ابن عمر۔

شب عید

عید الفطر کی رات بہت برکت والی ہے اس رات تسبیح و تحلیل اور عبادت زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا یہ نیت ثواب عیدین کی رات قیام کرنے والے کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا۔ جس دن سب دل مردہ ہوں گے۔ (ابن ماجہ)

صبح عید

صدقہ فطر ادا کریں غسل کریں جو عمدہ سے عمدہ لباس میسر ہو پہنیں خوشبو لگائیں اور کچھ کھا پی کر جائیں۔ مسنون یہ ہے کہ طاق کھجوریں کھا کر عید گاہ جائیں پیدل جانا مسنون ہے۔ راستہ بھر تکبیریں پکارتے جائیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کبیرا۔ والحمد لله کثیرا وسبحان الله بکرة واصیلا۔

نماز عید

نماز عید سنت موکدہ ہے جس کا وقت سورج کے بلند ہونے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اس نماز میں اذان و اقامت نہیں۔ نماز عید سے قبل یا بعد کسی دوسری نماز کا ثبوت نہیں، نماز سے قبل خطبہ دینا سنت نبوی کے خلاف ہے۔ اس نماز میں مردوں کی طرح عورتیں بھی جائیں حاضرہ اور نفاس والی نماز میں شریک نہ ہوں ہاں دعائیں شریک ہو جائیں نماز عید ہستی سے باہر ادا کرنا مسنون ہے۔

نماز عید کا طریقہ۔

یہ نماز دو رکعت ہے اور عام نمازوں کی طرح ادا کی جاتی ہے۔ مگر پہلی رکعت میں تکبیر تحریر کے بعد سات تکبیر اور دوسری میں پانچ تکبیر زائد قرات سے قبل کہی جاتی ہیں۔ نماز عید کے بعد جو طریقہ آج کل رائج ہے معافقہ کا اس کا ثبوت نبی رحمت ﷺ سے نہیں ہے۔ عید مبارک کی جگہ تقبل اللہ منا ومنکم کہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

بقیہ روزہ اور اس کی اہم عبادات

ماہ رمضان میں ایک خصوصی طور پر کرنے کا کام ماتحت و ملازم طبقہ پر کام میں تخفیف کرنا بھی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جس نے ماہ رمضان میں اپنے ملازمین اور غلاموں پر کام کا بوجھ کم کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر بوجھ کم کریں گے۔ اس ماہ کے آخری دس دنوں کو نبی کریم ﷺ نے جہنم سے آزادی کا عشرہ قرار دیا ہے۔ جس میں ایک ایسی رات ہے جس کی عبادت اجر و ثواب کے اعتبار سے ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی زیادہ ہے۔ اس رات کی تلاش کیلئے آخری عشرے میں اعتکاف کو شروع فرمایا تاکہ مسلمان اس کی تلاش میں مجاہدہ کریں۔ اپنی مغفرت کیلئے۔

تشمین ہو جائیں۔ جہنم سے آزادی پائیں۔ اور سید کی خوشیوں میں شامل ہوں۔ عید سے قبل ماہ رمضان کا ایک اہم کام صدقہ الفطر کی ادائیگی ہے۔ اس کے ذریعے بے حال مسلمانوں کو خوشیوں میں شریک کرنا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس ماہ کی قدر و عزت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سب قدر

پلوں کا صرف ایک چمکتا ہوا قطرہ دل کی طہارت کیلئے کافی ہے۔ آؤ! چشمہ نور میں غوطہ لگا لو

مسائل عید الفطر

صدقہ فطر ایک مدنی صاع (مدینہ کا

پیمانہ) ہے جو ہمارے وزن کے مطابق دوسرے
گیارہ چھٹانک ہے۔ فی کس اتنی گندم یا اس کی
قیمت ادا کرنا چاہئے۔

اجتماعیت:

صدقہ فطر ادا کرتے وقت اجتماعیت کو

قائم رکھنا چاہئے۔ تمام مسلمانوں سے جمع کر کے
تقسیم کرنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں
اس کی وصولی کا سرکاری انتظام تھا۔ حضرت عمرؓ بھی
خود تقسیم کرنے کی بجائے اجتماعی کھاتہ میں جمع
کروا دیتے تھے۔ انفرادی طور پر دینا پسندیدہ
نہیں ہے۔

پیدل جانا:

نماز عید کیلئے عید گاہ کی طرف پیدل جانا
بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ سے اس سلسلہ میں
متعدد احادیث آئی ہیں۔ اکثر صحابہؓ کا بھی یہی
مسلك اور عمل ہے۔

تبدیلی راستہ:

رسول اکرم ﷺ ایک راستہ سے جاتے
تھے اور دوسرے سے واپس تشریف لاتے اور
راستہ میں تکبیرات عید کہتے۔

خوشبو:

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا:

”ہم عید کے دن عمدہ خوشبو استعمال

کریں۔“

ناشتہ:

عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے جانا
سنت ہے، (ابن ماجہ) کیونکہ اس دن روزہ رکھنا
شیطانی فعل ہے، بہتر یہ ہے کہ میٹھی چیز ہو،
آنحضرت ﷺ اس دن کھجوریں کھانے میں طاق
کا خیال رکھتے تھے۔ ہم لقموں میں طاق کا خیال
رکھ سکتے ہیں۔

فطرانہ:

نماز عید الفطر سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا
چاہئے۔ یہ صدقہ صرف مسلمانوں کے ذمہ ہے۔
نوکر ہو یا مالک، مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا،
روزہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، آزاد ہو یا غلام، مسافر
ہو یا مقیم، سب کو ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ روزے
میں بعض کوتاہیاں ہو جاتی ہیں۔ صدقہ فطر ان کا
کفارہ بن جاتا ہے۔

وزن:

تکبیرات عید:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا
اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد.

عید کی رات:

یہ بھی عبادت کی رات ہے۔ حضرت
ابو امامہ فرماتے ہیں:

من قام ليلة العید ایمانا
واحسابا لم یمت قلبه حین تموت
القلوب (قیام اللیل)
جو عید کی رات ایمان کے طور پر اور
ثواب کی طلب کیلئے قیام کرے گا۔ تو اس کا دل
قیامت کی ہولناکیوں میں مطمئن رہے گا، بعض
سلف اس رات بھی چالیس رکعت ادا فرماتے
تھے۔

غسل:

عید کے دن غسل مستحب ہے، صحابہ و
تابعین عید کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

کپڑے:

عید کیلئے نئے کپڑے پہننے چاہیں، اگر یہ
میسر نہ ہوں، تو دھلے ہوئے پہننے۔